Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۲۲۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

قائمقام ایڈیٹر خورشید احمد

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲۳ رجب ۱۳۹۶ھ ۲۲ وفا ۱۳۵۵ ہش ۲۲ جولائی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۶۷

اخبارِ احمدیہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۰ وفا کی صبح کو کچھ عرصہ کے لئے ملک سے باہر جانے کی غرض سے لاہور اور وہاں سے بذریعہ طیارہ کراچی تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر میں حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور کامیابی اور صحت و عافیت کے ساتھ بخیریت واپس تشریف لائیں۔

ربوہ ۲۲ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

بے چینی کی تکلیف ہے رات نیند بھی نہیں آئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

عزیزم چوہدری خورشید احمد صاحب خورشید میڈیکل ہال نڑوالا بنگلہ ضلع لائلپور پر دوبارہ یرقان اور خرابیٔ جگر کا حملہ ہوا ہے۔ ساتھ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۸ اگست ۱۹۷۶ء بروز اتوار صبح ساڑھے سات بجے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں شروع ہو کر دوپہر ایک بجے تک جاری رہے گی۔ اس کلاس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد، محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب اور مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف تقاریر فرمائیں گے۔

باہر سے تشریف لانے والے خدام و انصار کے لئے دوپہر کے کھانے کا انتظام ہوگا کثرت سے تشریف لا کر ان بزرگوں کے پُر معارف خطبات سے مستفید ہوں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِس سلسلہ سے تعلّق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے

سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلبِ دین میں لگا رہے اور علم کو بڑھانے کی کوشش کرے

"مُرشد اور مُرید کے تعلقات استاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں۔ جیسے شاگرد استاد سے فائدہ اُٹھاتا ہے اسی طرح مرید اپنے مُرشد سے۔ لیکن شاگرد اگر استاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اُٹھا سکتا یہی حال مرید کا ہے پس اِس سلسلہ سے تعلق پیدا کر کے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہیئے طالبِ حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز ٹھہرنا نہیں چاہیئے ورنہ شیطانِ لعین اَور طرف لگا دے گا۔ اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گِر جاتا ہے پس سعادت مند کا فرض ہے کہ وہ طلبِ دین میں لگا رہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسانِ کامل دُنیا میں نہیں گزرا لیکن آپؐ کو بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دُعا تعلیم ہوئی تھی۔ پھر اَور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کر کے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی ضرورت نہ سمجھے۔ جُوں جُوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کریگا اسے معلوم ہوتا جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں بعض اُمور کو وہ ابتدائی نگاہ میں (اس بچّے کی طرح جو اقلیدس کے اشکال کو محض بے ہُودہ سمجھتا ہے) بالکل بے ہُودہ سمجھتے تھے لیکن آخر وہی امور صداقت کی صورت میں ان کو نظر آئے۔ اِس لئے کس قدر ضروری ہے کہ اپنی حیثیت کو بدلنے کے ساتھ ہی علم کو بڑھانے کے لئے ہر بات کی تکمیل کی جاوے۔ تم نے بہت سی بے ہُودہ باتوں کو چھوڑ کر اِس سلسلہ کو قبول کیا ہے۔ اگر تم اس کی بابت پُورا علم اور بصیرت حاصل نہیں کرو گے تو اس سے تمہیں کیا فائدہ ہُوا۔ تمہارے یقین اور معرفت میں قوّت کیونکر پیدا ہو گی۔ ذرا ذرا سی بات پر شکوک اور شبہات پیدا ہوں گے اور آخر قدم ڈگمگا جانے کا خطرہ ہے۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۲ وفا ۱۳۵۵ ہش

۲۲ جولائی ۱۹۷۶ء

معاشرتی فساد و بگاڑ کی انتہا اور اس کا علاج

اللہ تعالیٰ نے کسی معاشرہ میں فساد و بگاڑ کی انتہا اِس امر کو قرار دیا ہے۔ کہ وُہ لوگ جن پر دوسروں کی اخلاقی اصلاح کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اپنی اِس اہم اور نازک ذمہ داری سے غافل ہو کر خود فساد و بگاڑ اور اخلاقی انحطاط کا شکار ہو جائیں کیونکہ جب ذمہ دار افراد ہی بگڑ جائیں تو پھر باقی لوگوں کا بگڑنا یقینی ہو جاتا ہے اور بگڑے ہوؤں کی اصلاح کا امکان ہی باقی نہیں رہتا۔ اِس طرح برائیاں بلا روک ٹوک پنپتی چلی جاتی ہیں اور پورے معاشرہ میں فسادِ عظیم کی کیفیت رُونما ہو کر اسے تباہی کے کنارے لا کھڑا کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں عبرت اور موعظت کے طور پر اِس تعلق میں اہلِ کتاب کے علماء اور مشائخ کے انتہائی قابلِ اعتراض عمل کو پیش کیا ہے اور بالآخر اہلِ کتاب کے بگڑنے کا اصل ذمہ دار انہیں ہی ٹھہرایا ہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاشرہ کے ضمن میں یہودی علماء کی ذمہ داری کا ذکر کیا ہے اور پھر اِس ذمہ داری سے پہلو تہی پر روشنی ڈالی کر بتایا ہے کہ یہ پہلو تہی اِسی وجہ سے رُونما ہوئی کہ علماء یہود خود بگڑ گئے تھے اور جن برائیوں میں وہ خود ملوّث تھے ان سے عوام الناس کو روکنے اور منع کرنے کا حوصلہ ان میں باقی نہ رہا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تمام اہلِ کتاب اخلاقی انحطاط کا شکار ہوئے بغیر نہ رہے۔ پہلے اللہ تعالیٰ اصلاحِ معاشرہ کے ضمن میں یہودی علماء پر عائد کردہ ذمہ داری کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

إِنَّا أَنزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِن كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ ۚ

(المائدہ آیت ۴۵)

ترجمہ:- ہم نے تورات کو یقیناً ہدایت اور نور سے بھرپور اُتارا تھا۔ انبیاء جو (ہمارے) فرمانبردار تھے اور (اسی طرح) مشائخ اور علماء بھی بسبب اِس کے کہ ان سے اللہ کی کتاب کی حفاظت چاہی گئی تھی اور وہ اس پر نگران بنائے گئے تھے اس (تورات) کے مطابق یہودیوں کیلئے فیصلے کیا کرتے تھے۔

یہودیوں کے مشائخ اور علماء کا منصب و مقام اور اصلاحِ اخلاق کے ضمن میں ان کی ذمہ داری کا ذکر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اِس پر روشنی ڈالی ہے کہ یہ علماء اور مشائخ اپنے منصب و مقام کو فراموش کر کے اور اپنی ذمہ داری سے منہ موڑ کر خود اپنے آپ کو مستحقِ عذاب بنا بیٹھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن کی اِس حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ ۗ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

(التوبہ آیت ۳۴)

ترجمہ:- اے مومنو! (یہودیوں کے) بہت سے علماء اور مشائخ لوگوں کے مالوں کو ناواجب طور پر کھاتے ہیں اور (اس طرح انہیں) اللہ کے راستہ سے روکتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔

یہودیوں کے علماء اور مشائخ کے بگڑ جانے کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودی عوام بھی اُن کی دیکھا دیکھی بگڑتے اور قسم ہا قسم کی برائیوں میں ملوّث ہوتے چلے گئے اور چونکہ انکے علماء و مشائخ خود بگڑ گئے تھے اِس لئے اُن میں یہ جرأت ہی نہیں رہی تھی کہ وہ لوگوں کو ان کے بُرے اعمال پر ٹوکتے اور انہیں بُرائیاں ترک کرنے کی تلقین کرتے نتیجہ یہ ہوا کہ پُورا معاشرہ بگڑ کر رہ گیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ یہودی معاشرہ میں پھیلے ہوئے ہمہ گیر فساد و بگاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ○

(المائدہ آیت ۶۳، ۶۴)

ترجمہ:- اور تُو ان میں سے بہتوں کو (یعنی اکثر اہلِ کتاب کو) دیکھتا ہے کہ وہ گناہ اور زیادتی اور اپنے حرام کھانے (کے افعال) کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں جو کچھ وہ کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔ عارف (لوگ) اور علماء انہیں ان کے جھوٹ بولنے اور ان کے حرام کھانے سے کیوں نہیں روکتے؟ جو کچھ وہ (علماء) کرتے ہیں وہ یقیناً بہت بُرا ہے۔

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ معاشرہ میں فساد و بگاڑ اُس وقت بھیانک صورت اختیار کرتا ہے جب خود وہ لوگ بگڑ جاتے ہیں جن پر لوگوں کی اخلاقی اصلاح کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان کے دیکھا دیکھی دوسرے لوگ بھی علی الاعلان بُرائیوں کا ارتکاب کرنے لگتے ہیں اور پھر ارتکاب معاصی میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں کیونکہ انہیں منع کرنے اور ٹوکنے والا کوئی نہیں ہوتا اِس لئے کہ سب ہی اِس تالاب میں ننگے ہوتے ہیں۔

یہودی معاشرہ میں فساد و بگاڑ پھیلنے اور اس کے بھیانک صورت اختیار کرنے کی وجوہات پر اللہ تعالیٰ نے اِس لئے روشنی ڈالی ہے کہ اُمّتِ مسلمہ کے افراد اِس سے سبق حاصل کریں اور اُن غلطیوں کے مرتکب نہ ہوں جن کے یہود نامسعود مرتکب ہوئے تھے اور اچھی طرح سمجھ لیں کہ یہود نامسعود میں در آنے والے فساد و بگاڑ کی یہی وہ انتہائی کیفیت تھی جس کی وجہ سے اصلاح کے تمام ظاہری راستے مسدود ہو کر رہ گئے تھے اور جبھی تو اصلاحِ احوال کی غرض سے مسیح موسوی ؑ کی بعثت ظہور میں آئی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمّت کو مسیحِ محمدی کے ظہور کی بشارت سے نوازا تھا۔

ایک دوست کے قبولِ احمدیّت پر

تیرے صحراؤں میں گلزار کھلائے کس نے
تیری راتوں میں دیئے آکے جلائے کس نے

کس نے آوارۂ منزل کو دکھائی منزل
پیچ و خم رہ کے مسافر کو دکھائے کس نے

پسِ پردہ تو دل آویز تھی دُنیا کتنی
یہ حجاباتِ نظر آکے اُٹھائے کس نے

تذکرے جنّتِ ماویٰ کے تو سُنتے تھے مگر
وُہ جو اَن دیکھے نظّارے تجھے دکھائے کس نے

یہ بتا تیرے تخیّل کے پری خانوں میں
نقشِ محبوبِ حقیقی کے سجائے کس نے

عُمر بھر تیرے تصوّر نے تراشا جن کو
وُہ صنم بن کے براہیم گرائے کس نے

تُو نے کیا گیت حسینِ حُسنِ بُتاں کے گائے
پھر یہ نغماتِ حرم تجھ کو سُنائے کس نے

جس توانائی سے روشن ہوں دلوں کی شمعیں
اُسکے مرکز سے ترے تار ملائے کس نے

کس کے اعجاز نے بخشی یہ سعادت تجھ کو
تجھ کو آسلمت کے آداب سکھائے کس نے

عبد المنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاحکام تحت انوار القرآن

زکوٰۃ

مکرم ملک سیف الرحمان صاحب فاضل ربوہ

(۲)

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ فَلَمَّآ اٰتٰهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ وَتَوَلَّوْا وَّهُمْ مُّعْرِضُوْنَ فَاَعْقَبَهُمْ نِفَاقًا فِيْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى يَوْمِ يَلْقَوْنَهٗ بِمَآ اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَبِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

(توبہ ۷۵ تا ۷۷)

اور ان میں سے کچھ افراد ایسے بھی ہیں جو اللہ سے یہ عہد کرتے ہیں کہ اگر وہ اللہ ہمیں اپنے فضل سے کچھ دے گا تو ہم ضرور اس کی راہ میں صدقہ کریں گے اور ہم ضرور نیک بن جائیں گے

اور جب اس خدا نے ان کو اپنے فضل سے مال عطا فرمایا تو انہوں نے اس کی راہ میں اسے خرچ کرنے سے بخل کیا اور اپنے پرانے طریقوں کی طرف لوٹ گئے اور خدا اور رسول کی باتوں سے روگردانی کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لی

پس نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے ان کے دلوں میں اس دن تک کے لئے جب وہ اسے ملیں گے نفاق کا سلسلہ چلا دیا کیونکہ انہوں نے جو خدا سے وعدہ کیا تھا اس کی خلاف ورزی کی اور بوجہ اس کے کہ وہ جھوٹے ہو رہے تھے۔

ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرًا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیٰمۃ وللہ میراث السمٰوٰت والارض واللہ بما تعملون خبیر۔

(آل عمران ۱۸۱)

اور جو لوگ اس مال کے دینے میں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے بخل کرتے ہیں وہ اپنے لئے اس کو ہرگز اچھا نہ سمجھیں اچھا نہیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے جن مالوں میں بخل سے کام لیتے ہیں قیامت کے دن یقیناً ان کا طوق بنایا جائے گا اور ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا اور آسمانوں اور زمین کی میراث اللہ ہی کے لئے ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے آگاہ ہے۔

الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منہ وفضلاً واللہ واسع علیم۔

(بقرہ ۲۶۹)

شیطان تمہیں محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کی تلقین کرتا ہے اور اللہ اپنی طرف سے ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

وما اٰتیتم من ربا لیربوا فی اموال الناس فلا یربوا عند اللہ وما اٰتیتم من زکوٰۃ تریدون وجہ اللہ فاولئک ھم المضعفون۔

(روم ۴۰)

اور جو روپیہ تم سود حاصل کرنے کے لئے دیتے ہو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں میں بڑھے تو وہ روپیہ اللہ کے حضور میں نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے زکوٰۃ کے طور پر دیتے ہو تو یاد رکھو کہ اسی قسم کے لوگ خدا کے ہاں روپیہ بڑھا رہے ہیں

رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

(نور ۳۸-۳۹)

یہ ذکر کرنے والے کچھ اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ سودا بیچنا غافل کرتا ہے وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ ان کو ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے مال و اولاد میں بڑھا دے گا اور جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

زکوٰۃ واجب ہے

اسلام نے روپیہ کمانا منع نہیں کیا ہاں روپیہ کو بند رکھنا اور خرچ نہ کرنا ناجائز قرار دیا ہے تاہم اگر کوئی شخص اپنی آئندہ کی ضروریات کے لئے بطور احتیاط کچھ روپیہ جمع کرتا ہے اور پڑے پڑے اس پر سال گذر جاتا ہے تو اس روپیہ پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ (توبہ ۱۰۳) یعنی اے رسولؐ ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کر اس طرح تو ان کو پاک اور ان کا تزکیہ کے سامان کرے گا۔

اموال زکوٰۃ

اموال زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں اموال باطن اور اموال ظاہر۔ اموال باطن یہ ہیں نقد روپیہ۔ سونا۔ چاندی خواہ کسی شکل میں ہو زیورات ہوں یا استعمال کی کوئی اور چیز۔

۲۔ اموال ظاہر یہ ہیں:۔

الف۔ مویشی مثلاً اونٹ، گائے، بھینس بھیڑ، بکری بشرطیکہ یہ باہر سرکاری چراگاہوں یا شاملات دیہہ میں چرتے ہوں اور سال کو گھر میں باقاعدہ چارہ ڈالنے کی ضرورت نہ پڑے ۱؎

ب۔ زمین میں پیدا ہونے والی فصلیں جیسے گندم۔ جو۔ مکی، چاول۔ باجرہ کھجور، انگور، جنگلی شہد جو کسی نے اکٹھا کیا ہو ۲؎

ج۔ وہ معدنیات جو افراد کی تحویل میں ہوں مثلاً لوہے کی کان۔ ٹین کی کان تیل کے کنوئیں وغیرہ

د۔ اموالِ تجارت صنعت و حرفت میں لگا ہوا سرمایہ اموال ظاہرہ سے زکوٰۃ وصول کرنے کا اصل حق حکومت کو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن زمینوں سے حکومت مالیہ وصول کرتی ہے یا جن تجارتی اور صنعتی کاروبار پر انکم ٹیکس لگاتی ہے ان پر مزید زکوٰۃ نہیں سوائے اس کے کہ کسی مال پر حکومت کا ٹیکس زکوٰۃ کی مقررہ شرح سے کم ہو اس صورت میں جو فرق ہے اس کے حساب سے اپنے طور پر یا حکومت کے مطالبہ پر بخوشی زکوٰۃ ادا کرنا باعث خیر و برکت اور موجب ثواب ہوگا۔

۱؎ گھوڑے اور گدھے بھی اموال زکوٰۃ میں شامل ہیں یا نہیں اور ان کی شرح کیا ہے یہ سوال ابھی زیر غور ہے۔

۲؎ یہ سوال بھی ابھی بحث طلب ہے کہ دوسری نقد آور فصلیں مثلاً کپاس گنا تیل والے بیج۔ دیگر مختلف سبزیات تربوز۔ خربوزے۔ سردے۔ گرمے مختلف پھل سیب، آم، مالٹے، کنول، میٹھے کیلا، بادام۔ اخروٹ، پستہ، چلغوزے وغیرہ۔

اس قسم کی پیداوار پر زکوٰۃ ہے یا نہیں اس مسئلہ کو زیر غور لایا جا سکتا ہے اور اصول قیاس سے کام لیکر کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔

اموال باطنہ کی نگرانی حکومت کی طرف سے نہیں کی جا سکتی جیسے جمع شدہ نقد روپیہ۔ زیورات۔ مختلف قسم کے قیمتی جواہر۔ بیش قیمت پتھر لعل یاقوت و زمرد۔ ان اموال کی زکوٰۃ ادا کرنا ایک سچے مسلمان کی ذاتی ذمہ داری ہے۔ یہ زکوٰۃ غرباء۔ مساکین اور مستحقین کو افراد خود اپنی مرضی سے دے سکتے ہیں اور دینی انجمنوں اور اشاعت اسلام کے مرکزی اداروں کے ذریعہ بھی تقسیم کر سکتے ہیں۔ زیادہ بہتر اور ہر لحاظ سے بابرکت صورت یہ ہے کہ اس قسم کی ساری زکوٰۃ خلیفۂ وقت کی خدمت میں بھجوائی جائے تاکہ ساری جماعت کے غرباء مساکین اور مستحقین کو اس مال میں سے حصہ مل سکے یہی وجہ ہے کہ قدیم علمائے امت نے یہ اصول تسلیم کیا ہے کہ زکوٰۃ کی تقسیم امام وقت کا حق ہے۔ (تشریح الزکوٰۃ ص۳۳ مفہوماً)

شرائط وجوب زکوٰۃ

زمین کی پیداوار مثلاً مختلف قسم کے غلے کھجور، انگور، شہد ان پر اسی وقت زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ جب وہ برآمد ہوں اور ان کا نصاب مکمل ہو اس کے بعد یہ پیداوار خواہ کتنے سال پڑی رہے اس پر زکوٰۃ عائد نہیں ہوگی۔

دوسرے قسم کے اموال مثلاً نقد روپیہ۔ سونا۔ چاندی۔ اموال تجارت مویشی ان پر زکوٰۃ تب واجب ہوگی جبکہ وہ مقررہ نصاب کے برابر ہوں اور سال بھر ملکیت میں رہیں۔ گویا جتنے سال وہ ملکیت میں رہیں گے ہر سال ان پر زکوٰۃ واجب ہوگی۔ مویشیوں کے لئے ایک خصوصی شرط یہ بھی ہے کہ وہ باہر سرکاری چراگاہوں اور جنگلوں، شاملات میں چرتے ہوں اور اسی پر ان کا گذارہ ہو۔ انہیں خود چارہ ڈالنے کی ضرورت نہ پڑتی ہو نیز جوتنے اور لادنے کے کام نہ آتے ہوں

مویشیوں کی زکوٰۃ دراصل ایسے ممالک اور علاقوں کے ساتھ وابستہ ہے جہاں چراگاہیں میسر ہیں جن کے سہارے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ریوڑ اور گلے پالے جاتے ہیں اور مقصد ان کا دودھ حاصل کرنا یا گوشت برآمد کرنا ہوتا ہے یا اسی قسم کے دوسرے تجارتی اور کاروباری مقاصد کے لئے بطور پیشہ جانور پالے جاتے ہوں۔

نصاب زکوٰۃ اور شرح زکوٰۃ

نقد سونا۔ چاندی اور دوسرے ہر قسم کے سرمایہ کے لئے نصاب کا معیار چاندی ہے یعنی جس کے پاس باون تولہ چھ ماشہ چاندی ہو یا اتنا روپیہ یا سونا ہو کہ اس سے اس مقدار میں چاندی خرید کی جا سکتی ہے تو زکوٰۃ واجب ہوگی شرح زکوٰۃ پورے سرمایہ کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی فیصد ہے۔ مثلاً اگر باون تولہ چھ ماشہ چاندی کی قیمت چار صد روپیہ ہے اور اتنی رقم کسی کے پاس ہے تو اڑھائی فیصد کے اعتبار سے دس روپیہ زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی یہ وہ اموال زکوٰۃ ہیں جن کے لئے معیار نصاب چاندی ہے اور نصاب کی مقدار معلوم کرنے کا ذریعہ وزن ہے۔

سونے چاندی کا جو زیور عورت کے ذاتی استعمال میں آتا ہے اور وہ کبھی کبھار مانگنے پر غریب عورتوں کو بھی استعمال کے لئے دے دیتی ہے۔ اس پر زکوٰۃ نہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"جو زیور استعمال میں آتا ہے اس کی زکوٰۃ نہیں ہے اور جو رکھا رہتا ہے اور کبھی کبھی پہنا جاوے اس کی زکوٰۃ دینی چاہئے جو زیور پہنا جاوے اور کبھی کبھی غریب عورتوں کو استعمال کے لئے دیا جاوے بعض کا اس کی نسبت یہ فتویٰ ہے کہ اس کی زکوٰۃ نہیں اور جو زیور پہنا جاوے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جاوے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں اور ہر سال کے بعد اپنے موجودہ زیور کی زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو زیور روپیہ کی طرح رکھا جاوے اس کی زکوٰۃ میں کسی کو بھی اختلاف نہیں"

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اول ۱۶۸)

تجارت میں لگے ہوئے سرمایہ پر زکوٰۃ وصول کرنے کا اصل حق اگرچہ حکومت کو ہے اور وہ ٹیکس کی مقدار کا تعین اپنی ضروریات کو مدنظر رکھ کر کرتی ہے تاہم رہنمائی کے لئے علمائے امت نے سرمایہ پر تعیین زکوٰۃ کا جو اصول تجویز کیا ہے اس کا مختصر بیان خالی از فائدہ نہ ہوگا۔

صنعت و تجارت میں لگے ہوئے سرمایہ میں سے صرف اسی سرمایہ پر زکوٰۃ ہے جو کاروبار کے چکر میں آتا ہے یعنی مال منگوانے یا بیچنے کے لئے مال تیار کرنے پر صرف ہوتا ہے جو سرمایہ کارخانے کی مشینری عمارات ضرورت کے دفاتر فرنیچر اور حساب کتاب کے رجسٹروں بہی کھاتوں اور ٹکٹوں پر صرف ہوا ہے اس پر زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔ اسی طرح بسوں۔ ٹرکوں ٹیکسیوں اور کرایہ کے لئے تعمیر کردہ دکانوں اور مکانوں پر صرف ہونے والا سرمایہ بھی زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہے۔ اسی طرح وہ اشیاء جو انسان کی حاجات اصلیہ پر خرچ ہوتی ہیں۔ مثلاً رہنے کا مکان۔ پہننے کے کپڑے۔ گھر کا اثاثہ، فرنیچر، آنے جانے کے لئے موٹر۔ لائبریری کی کتب وغیرہ یہ چیزیں خواہ کتنی ہی قیمتی ہوں لاکھوں روپیہ کی ہوں ان پر بھی زکوٰۃ عائد نہ ہوگی۔

بہرحال چلتی تجارت میں لگے ہوئے سرمایہ پر زکوٰۃ کا حساب اس طرح پر ہو سکتا ہے کہ جتنا جتنا روپیہ جتنے جتنے ماہ تک تجارت میں لگایا جائے اتنے اتنے روپے اتنے اتنے مہینوں سے ضرب دے کر تمام حاصل ضرب کو جمع کر لیا جائے اور حاصل جمع کو بارہ پر تقسیم کر کے جو قسم نکلے اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ میں دیا جائے۔ مثلاً ڈھائی سو روپیہ شروع سال میں تجارت پر لگایا جو آخر سال تک بارہ ماہ لگا رہا دو ماہ کے بعد بیس روپیہ اور لگا دیا جو آخر سال تک دس ماہ تجارت پر لگا رہا۔

. . . .

. . . .

. . . . اس کے دوران بعد پانچ سو نقد تجارت پر اور لگایا جو آخر سال تک آٹھ ماہ تجارت پر لگا رہا۔ سال ختم ہونے پر اس طرح حساب کیا جائے۔

ڈھائی سو روپے پر بارہ مہینے بیس روپے دس ماہ اور پانچ سو روپیہ آٹھ ماہ تک لگے رہے اس لئے

رقم		میعاد		حاصل ضرب
۲۵۰	×	۱۲	=	۳۰۰۰ روپے
۲۰	×	۱۰	=	۲۰۰ "
۵۰۰	×	۸	=	۴۰۰۰ "

میزان = ۷۲۰۰ روپے

۷۲۰۰/- روپے آیا اس کو بارہ پر تقسیم کیا $\frac{۷۲۰۰}{۱۲}$ = ۶۰۰/- روپے آئے لہذا ۶۰۰/- کا چالیسواں حصہ ۱۵/- روپے زکوٰۃ ہوگی

(باقی)

نصاب امتحان وظیفہ اطفال

۱۔ نماز باترجمہ (۲) قرآن کریم کی آخری دس سورتیں زبانی (۳) اسلام کے بنیادی عقائد (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت و سوانح (۵) خلفائے سلسلہ کے دور اول و ثانی (۶) بچوں کے لئے مختصر تاریخ احمدیت (مؤلفہ شیخ خورشید احمد) (۷) کتابچہ عام دینی معلومات (۸) یاد رکھنے کی باتیں (زبانی) (۹) دنیا کے ملک کے موٹے موٹے جغرافیائی و سیاسی حالات۔

نوٹ: اس مقابلہ میں صرف وہی طفل حصہ لے سکتا ہے جو مرکزی امتحانات میں شامل ہوا ہو۔

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ضرورۃ الامام مقرر کی گئی ہے۔ قائدین خدام سے اس کا مطالعہ کرائیں

مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

قائدین اضلاع سے درخواست

سالانہ مرکزی امتحانات اطفال کے حل شدہ پرچے مجالس سے واپس بھجوانے کی طرف فوری توجہ فرمانے کی درخواست ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا: مکرم حکیم ظفر الدین صاحب شیخوپورہ کی اہلیہ محترمہ پر ۱۳ جولائی کو فالج کا حملہ ہوا جس کے بعد سے ان پر بیہوشی طاری ہے۔ قارئین کرام سے ان کی جلد بحالی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے (وکیل المال اول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ قبرستان بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۶۲۰

میں مبارکہ رفیق زوجہ ملک محمد رفیق احمد صاحب قوم ککے زئی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن راوی روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی ۱۲۰۰/- روپے

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲،۰۰۰/- روپے

۳۔ زرعی زمین ۲ ایکڑ ۲،۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ مبارکہ رفیق زوجہ ملک رفیق احمد صاحب ٹمبر مرچنٹ۔ ۲۱۲ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ۔ لاہور۔

گواہ شد۔ ماسٹر بشیر علی ولد پیر بخش صاحب راوی روڈ۔ لاہور۔

گواہ شد۔ میاں مبارک علی ولد میاں نیاز علی صاحب ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۲۲۶۲۱

میں رحمت بی بی بنت مستری امام الدین صاحب مرحوم۔ قوم مغل۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزنی ۴ ماشہ ۴ رتی مالیتی ۲۱۷/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ ۴۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رحمت بی بی معرفت سیدہ ام امۃ المتین صاحبہ دار الصدر ربوہ۔

گواہ شد۔ مرزا غلام احمد دار الصدر ربوہ۔

گواہ شد۔ سید محمود احمد ناصر دار الصدر۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۶۲۲

میں محمد اعظم خان ولد عبد الرحمٰن خان صاحب مرحوم قوم راجپوت۔ پیشہ زمینداری عمر ۴۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی ۵ ایکڑ مالیتی پچاس ہزار ۵۰،۰۰۰/- روپے (یہ زمین مشترکہ ہے)

۲۔ زرعی زمین ۱۶ ایکڑ مالیتی ۸۰،۰۰۰/- روپے (اس کی قسطیں ادا کرنی باقی ہیں)

۳۔ ایک مکان واقعہ باب الابواب ربوہ مالیتی ۵،۰۰۰/- روپے

۴۔ نقد مبلغ ۳،۵۰۰/- روپے

۵۔ مویشی مالیتی ۴،۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳،۰۰۰/- روپے سالانہ آمد بصورت زرعی اراضی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد اعظم خان ساکن بلڑی شاہ کریم حیدر آباد۔ سندھ

گواہ شد۔ حبیب الرحمٰن صوبیدار صدر جماعت احمدیہ بلڑی شاہ کریم۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد۔ سندھ

مسل نمبر ۲۲۶۲۳

میں امۃ العزیز بیگم زوجہ محمد اعظم خان صاحب۔ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی چھ تولہ دو ماشہ چھ رتی مالیتی ۳۸۰۰/- روپے

۳۔ سنگر مشین پرانی ایک عدد قیمتی ۵۰۰/- روپے

۴۔ گھڑی دستی قیمتی ۷۰/- روپے

۵۔ بھینس ایک عدد قیمت ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ العزیز بیگم اہلیہ محمد اعظم خان صاحب بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد سندھ

گواہ شد۔ محمد اعظم خان (خاوند موصیہ) بلڑی شاہ کریم۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ حیدر آباد سندھ

مسل نمبر ۲۲۶۲۴

میں شوکت بیگم زوجہ نثار احمد صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بلڑی شاہ کریم۔ ضلع حیدر آباد سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپے۔

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۹۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شوکت بیگم زوجہ نثار احمد خان صاحب ساکن بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ ظفر احمد خان وصیت نمبر ۱۶۹۹۰

گواہ شد۔ حبیب الرحمٰن صدر جماعت احمدیہ بلڑی شاہ کریم۔

مسل نمبر ۲۲۶۲۵

میں نصرت جہاں بیگم زوجہ سلطان احمد خان صاحب۔ قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۳ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ ۱۵۰۰/- روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی تین تولہ آٹھ ماشہ مالیتی ۱۹۳۵/- روپے

۳۔ کلائی گھڑی دو عدد قیمت ۲۳۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت جہاں بیگم زوجہ سلطان احمد خان صاحب ساکن بلڑی شاہ کریم ضلع حیدر آباد سندھ۔

گواہ شد۔ حبیب الرحمٰن صدر جماعت احمدیہ بلڑی شاہ کریم۔

گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر مربی سلسلہ احمدیہ۔ حیدر آباد سندھ۔

داخلہ

گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی رسول

سیشن (۷۶-۷۷) پندرہ سے بیس سال تک کے میٹرک پاس طلبہ ۲۰ اگست تک درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔ تفاصیل کے لئے دیکھیں پاکستان ٹائمز مورخہ ۲۱ جولائی صفحہ ۳۔

(ناظر تعلیم)

ایک ضروری اور اہم تحریک

چندہ بیرکس جلسہ سالانہ

برائے مستورات

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

جلسہ سالانہ کے موقع پر آنے والی مستورات کے قیام کے لئے پختہ بیرکس بنوائی جارہی ہیں جن کے خرچ کا اندازہ دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے ہے۔ تمام احمدی مستورات اور عہدیداران لجنہ اماء اللہ کو چاہیئے کہ اس بابرکت تحریک کو جلد از جلد بہنوں تک پہنچائیں اور کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ اور جلد سے جلد چندہ وصول کرکے ارسال کریں مستورات کا چندہ مستورات کی بیرکس پر خرچ ہوگا۔ اگر کسی جماعت میں عورتوں سے بھی چندہ لیا گیا ہے تو وہ افسر صاحب جلسہ سالانہ کو بھجوا دیں اِس نوٹ کے ساتھ کہ یہ مستورات کا چندہ ہے۔

قربانی کے موقعے بار بار نہیں آتے۔ جب بھی کوئی تحریک قربانی کی جماعت کی ترقی کی پیش ہو اس میں حصہ لینا ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہ خواتین براہِ راست اپنا چندہ مجھے بھجوا دیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

درخواستِ دعا

لیاقت میڈیکل کالج جامشورہ حیدرآباد کے اکثر احمدی طلباء کے امتحانات ہو چکے ہیں بعض طلباء امتحان میں مصروف ہیں۔ میڈیکل کالج کے ان طلباء کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

نیز حیدرآباد اور اس علاقہ کے دیگر مختلف کالجوں کے بہت سے احمدی طلباء آجکل فرسٹ ایر اسیکنڈ ایر و دیگر امتحانات دے رہے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا کرے۔ آمین

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد۔ سندھ)

ولادت

مورخہ ۱۴ر جون ۱۹۷۱ء بروز دوشنبہ مکرم قریشی فائز محی الدین صاحب ایم۔ ایس سی ایجوکیشنل آفیسر نائیجیریا کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔

نومولود مکرم (ڈاکٹر) احمد علی صاحب اعظم مارکیٹ لاہور کا پوتا اور مکرم میرزا عبدالرحیم بیگ صاحب ایڈووکیٹ کراچی کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو لمبی صالح اور بااقبال زندگی دے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

فوری ضرورت

مغربی افریقہ میں ایسے ایم۔ ایس سی اساتذہ کی فوری ضرورت ہے جنہوں نے ریاضی، فزکس، کیمسٹری میں سے کسی ایک مضمون میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن حاصل کی ہو۔ ایم۔ ایڈ، بی۔ ایڈ اور تعلیمی تجربہ رکھنے والے ایم۔ ایس سی اساتذہ کو ترجیح دی جائیگی۔ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے احباب اپنی درخواستیں ڈگریوں کی فوٹوسٹیٹ نقول کے ساتھ ارسال فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

شکریہ احباب

کچھ عرصہ قبل ہمارے خاندان کو پے در پے دو شدید صدمات کا سامنا کرنا پڑا۔ پہلے میرے پھوپھا جان مکرم محمد شریف صاحب گھوکھر سابق معلّم وقفِ جدید وفات پا گئے۔ آپ کی وفات کے چھ روز بعد میری اکلوتی بچی عزیزہ عطیۃ القیوم مولائے حقیقی کو پیاری ہوگئی۔

یہ دونوں صدمات ہمارے لئے بڑے سخت صبر آزما تھے مگر بزرگوں اور دوستوں نے جس محبت سے تعزیت فرمائی اور زبانی طور پر تسلّی دی نیز اندرون و بیرونِ ملک سے محبت بھرے خطوط کے ذریعہ جس طرح ہماری ہمت بندھائی اس سے دل کو بہت سکون ملا۔

میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کے دیگر افراد کی طرف سے تمام احباب اور بزرگوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں نیز عاجزانہ درخواستِ دعا کرتا ہوں کہ مولا کریم ہمارے خاندان کو ہمیشہ اپنی رحمت و مغفرت اور ستاری کے سایہ میں رکھے اور جانے والوں کی جگہ اپنی رحمت سے پُر فرمائے اور ہمیں مزید صدمات سے بچائے۔ اللّٰھم آمین۔

(محمد جلال شمس شاہد۔ مربی سلسلہ۔ حدیقۃ المبشرین۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

الفضل مجریہ ۹ر جولائی میں مطبوعہ مضمون "غلبۂ اسلام کی عظیم ذمہ داری اور دینی علوم سیکھنے کی اہمیت" میں سہو کتابت کی وجہ سے دو جگہ عبارت غلط چھپ گئی ہے جس کی وجہ سے مفہوم بگڑ گیا ہے۔

ص۴ کالم ۱ کی چودھویں سطر میں شعر کا مصرع اولیٰ یوں ہے ؏
"شیطان کی حکومت مٹ جائے اِس جہاں سے"

اسی طرح اکیسویں سطر میں لفظ "خدا شناسی" کی بجائے "خدا ناشناسی" پڑھا جائے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

ہوالشافی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اِس رسالہ میں اپھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴